دِین میں کوئی زبردستی نہیں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام غیرمسلموں کے عقائد کی آزادی کا ضامن ہے

عزیزانِ محترم! اسلام وہ عظیم الشان اور امن وسلامتی کا مذہب ہے، جو ہمیں نرمی، آسانی، اتفاق واتحاد اور باہمی تعاوُن کا درس، اور ایک دوسرے کے جان ومال کی حفاظت کا حکم دیتا ہے، اسلام غیرمسلموں کو بھی اُن کے عقائد کی آزادی فراہم کرتا ہے، جبکہ کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت بھی نہیں دیتا ہے، بلکہ ہمارا اَخلاق وکردار اَیسا ہونا چاہیے کہ اپنے دیکھ کر رَشک کریں، اور غیر دیکھ کر دینِ اسلام کے قریب آجائیں، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۖ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ ۢ بِاللهِ فَقَدِ

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾[1] "دِین میں کوئی زبردستی نہیں، یقیناً نیک راہ گمراہی سے خُوب جُدا ہوگئی ہے، تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ تعالی پر ایمان لائے، اُس نے بڑی مضبوط گرہ تھام لی، جسے کبھی کُھلنا نہیں، اور اللہ تعالی سنتا جانتا ہے"۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ: "کسی کو جبراً مسلمان بنانا جائز نہیں، مگر مسلمان کو جبراً مسلمان رکھنا ضروری ہے، لہٰذا کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، (اگر کوئی مسلم مرتَد ہوجائے) تو اس پر لازم ہے کہ تَوبہ کرکے دوبارہ مسلمان ہو"[2]۔ دینِ اسلام محبت وحُسنِ سُلوک، نرمی وآسانی اور باہمی رَواداری سے پھیلا ہے، لہٰذا ہمیں بھی دوسروں سے سختی کے بجائے نرمی کا مُعاملہ کرنا ہے۔

تمام انبیاء ومرسَلین کو ماننا ایمان کا رُکن ہے

برادرانِ اسلام! اسلام فقط چند عبادات واَعمال کے مجموعہ کا نام نہیں، بلکہ تمام آسمانی کتب، فرشتوں، جنّت ودوزخ، مَوت اور اس کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھنا اسلام ہے، اللہ تعالی اور رسولِ کریم ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر بھی ایمان رکھنا بے حد ضروری ہے؛ کہ اِن تمام کو ماننا ایمان کا رکن ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

(۱) پ۳، البقرۃ: ۲۵۶.

(۲) "نورالعرفان" ص۶۶ بتصرّف۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ﴾[1] "سب نے مانا اللہ تعالی کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو، یہ کہتے ہوئے کہ ہم اُس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے"۔ اللہ رب العالمین نے تمام آسمانی کتب اور رُسُل پر ایمان لانے پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرمانے کے ساتھ ساتھ، جو اللہ تعالی، ملائکہ، اُس کی کتب، رُسُل اور قیامت کو نہ مانے اُسے وعید بھی سنائی ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اٰمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ أَنزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً بَعِيْداً﴾[2] "اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ تعالیٰ پر، اُس کے رسول پر، اُس کی کتاب پر، جو اپنے اِس رسول پر اُتاری، اور اُس کتاب پر جو پہلے اُتار دی، اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو نہ مانے، تو وہ ضرور بہت گہری گمراہی میں پڑا"۔ تو معلوم ہوا کہ ان تمام اُمور پر ایمان لانا لازم وضروری ہے۔

انسانیت کی خدمت میں انبیاء اور گزشتہ مذاہب کی کوششیں

عزیز ساتھیو! مخلوقِ خدا کی خدمت، اُن کے کام آنا، اُن کے مصائب وآلام دُور کرنا، اُن کے دُکھ درد بانٹنا، اُن کے ساتھ ہمدردی وغمخواری اور شفقت سے پیش آنا بہت بڑی نیکی اور عظیم عبادت ہے، اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی کا سبب ہے، دلوں

---

(۱) پ۳، البقرة: ۲۸۵.

(۲) پ۵، النسآء: ۱۳٦.

کو جیتنے کا مؤثّر ترین طریقہ اور ایک مقدّس فریضہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو اور انہوں نے اپنے اپنے متعلقین کو اچھے اَخلاق، نرمی، صِلہ رحمی، بُردباری، عفو و درگزر اور خدمتِ انسانیت کا درس دیا۔

محترم بھائیو! خدمتِ خَلق کا بارگاہِ الٰہی میں بڑا مقام ہے، اگر کوئی امیر وغریب کی تفریق کیے بغیر اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر خدمتِ خَلق بجا لائے، تو دنیا وآخرت کی کامیابی اُس کا مقدّر بن سکتی ہے، خدمتِ خَلق اللہ ورسول کی رِضا کے ساتھ ساتھ دل کی نرمی کا بھی سبب ہے، ایک شخص مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اپنے دل کی قَساوت وسختی کا شِکوہ لے کر حاضر ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنْ أَرَدْتَ تَلِيِيْنَ قَلْبِكَ، فَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ، وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ»[1] "اگر چاہتے ہو کہ تمہارے دل میں نرمی ورحمدلی پیدا ہو، تو مسکین کو کھانا کھلاؤ، اور یتیم کے سَر پر ہاتھ پھیرا کرو"۔ تو معلوم ہوا کہ خدمتِ خَلق میں کوشاں رہنے سے رحمتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے، گناہ مُعاف ہوتے ہیں، اور دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔

غیر مسلموں کو ان کے عقائد کے بارے میں اِیذا دینا منع ہے

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے کسی کو بھی بے جا اِیذا دینے سے منع فرمایا ہے، اسی طرح کفّار کے بُتوں کو بھی بے جا بُرا کہنے سے منع فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْواً بِغَيْرِ

---

(١) "مُسند الإمام أَحمد" مُسند أَبي هُريرة، ر: ٧٥٧٩، ٣/ ٨٢.

عِلْمٍ﴾(۱) "انہیں (یعنی بُتوں کو) گالی نہ دو، وہ جن کو وہ اللہ تعالی کے سِوا پوجتے ہیں؛ کہ وہ اللہ تعالی کی شان میں بے ادبی کریں گے"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ: "مسلمان کافروں کے بُتوں کی بُرائیاں کرتے تھے، تو وہ بے وقوف شانِ الٰہی میں بکواس کرنے لگے، تب یہ آیتِ کریمہ اُتری، اس کے معنی یہ ہوئے کہ بُت پرستوں کے سامنے اُن کے معبودوں کو بُرا نہ کہو"(۲)۔

کسی کو اِیذا وتکلیف دینے کے بجائے اسلام نے نرمی، اعتدال، عدل وانصاف، مَیانہ رَوی اور عفو ودَرگزر کا درس دیا ہے، نرمی وآسانی کی تاکید کی، اور بے جا سختی سے منع فرمایا، سرکارِ دو عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «ارْحَمُوْا تُرْحَمُوْا، وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللهُ لَكُمْ»(۳) "رحم کیا کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا، اور لوگوں کو مُعاف کرتے رہا کرو، اللہ تعالی بھی تمہیں مُعاف فرمادے گا"۔

مختلف مذاہب والوں کا انسانیت کی بقاء کے لیے باہم تعاوُن

عزیز دوستو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ انسانیت کی بقاء کے لیے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مخلوقِ خدا میں وہ اہلِ ایمان بہت ہی افضل واعلیٰ ہیں جو دوسروں کے کام آتے ہیں، ان کے جان ومال کی حفاظت کرتے ہیں، تعلیم کے حصول، فقروبے روزگاری کو دُور کرنے اور محتاجوں کی مدد میں مصروف رہتے ہیں،

---

(۱) پ۷، الأنعام: ۱۰۸.

(۲) "نور العرفان" ص ۲۲۴۔

(۳) "مسند الإمام أحمد" مسند عَبْد الله بْنِ عَمْرٍو، ر: ۷۰۶۲، ۲/ ۶۸۲.

رِضائے الٰہی کی خاطر خَلقِ خدا کی خدمت کرتے ہیں، خدمتِ انسانیت سے انسان نہ صرف لوگوں کے دلوں میں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بڑی عزت واحترام پاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رِضا وقُرب کا حقدار بنتا ہے، جو دوسروں کی خدمت کرتا ہے، ایک وقت ایسا آتا ہے کہ لوگ بھی اُس کی خدمت کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا تمام اَدیان میں اچھا وبہترین عمل ہے،اور یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے، رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[1] "نیکی وبھلائی کرنے والے ہوجاؤ! یقیناً بھلائی کرنے والے اللہ تعالی کے محبوب ہیں"۔

خدمتِ خَلق میں صرف مالی مدد واِعانت ہی نہیں، بلکہ کسی کی صحیح رَہنمائی کرنا، کَفالت کرنا، تعلیم دینا، ہُنر سکھانا، اچھا ومفید مشورہ دینا، علمی سَرپرستی کرنا، مَساجد ومدارس قائم کرنا، نیکی کا حکم دینا، برائیوں سے روکنا، راستے سے تکلیف دہ چیز دُور کر دینا وغیرہ، تمام اُمور خدمتِ خَلق میں شمار ہوتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾[2] "نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو"۔

رفیقانِ مِلّتِ اسلامیہ! خدمتِ انسانیت اللہ ورسول کا پسندیدہ کام ہے، سعادت وبھلائی کا پیش خیمہ ہے، انسانیّت کی تعمیر وترقی کا ذریعہ ہے، رَواداری اور

(١) پ٢، البقرة: ١٩٥.

(٢) پ٦، المآئدة: ٢.

باہمی تعلقات کے استحکام کا باعث ہے، قومی، ملکی اور مُعاشرتی سالمیّت، عروج، کثیر فوائد کا سبب اور وقت کی اَہم ضرورت ہے، خَلقِ خدا کی خدمت سے بندۂ مؤمن کو دنیا وآخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے، اور اجرِ عظیم سے نوازا جاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ الله هُوَ خَيْراً وَّأَعْظَمَ أَجْراً﴾[1] "جو بھلائی اپنے لیے آگے بھیجو گے، اُسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بہتر اور بڑے ثواب کی شکل میں پاؤ گے"۔

اے اللہ! ہمیں نرمی، آسانی، باہمی اتفاق واتحاد کی توفیق عطا فرما، باہمی تعاوُن وخدمتِ خَلق کا جذبہ نصیب فرما، غیر مسلموں سے بھی حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا فرما، تمام انبیاء ومرسَلین کو ماننے اور ان کی تعظیم وتوقیر کی توفیق عطا فرما، کسی کو بھی ایذا دینے سے محفوظ فرما، انسانیت کی بقاء، باہمی مدد اور ایک دوسرے کے جان ومال کی حفاظت کی توفیق مرحمت فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ!

---

(١) پ٢٩، المزَّمّل: ٢٠.

متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.